

اے مسلم ممالک کے حکمرانوں۔۔۔ کیا تم میں ذرا سی شرم بھی باقی ہے؟!

کیا تمہیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب کا خوف نہیں ہے؟ کیا تم عقل نہیں رکھتے؟!

تم یہودیوں کے جرائم دیکھتے اور سنتے ہو کہ وہ گھروالوں کے سروں پر چھتوں کو گرا رہے ہیں، مزاحمت کرنے والوں کا شکار کر رہے ہیں اور انہیں قتل کر رہے ہیں۔۔۔ زمین کے اوپر اور زمین کے نیچے۔ ان کے جرائم کا آغاز غزہ سے ہوا، اور پھر یہ پورے ارض مقدس فلسطین میں پھیل گئے، اور یہ اب تک جاری ہیں۔ انہوں نے ہزاروں کو قتل اور لاکھوں کو زخمی کیا۔ پھر انہوں نے 'اضاحیہ' (بیروت، لبنان) کو اپنے جرائم کی لپیٹ میں لیا یہاں تک کہ وہ وہاں مزاحمت کے سربراہ تک پہنچ گئے جب وہ دوسرے رہنماؤں سے ملاقات کر رہے تھے۔ پھر ان کے جرائم لبنان کے بڑے علاقوں تک پھیل گئے۔ اس طرح اہل شام کے خلاف بھی یہودیوں کے جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سب کے باوجود بھی تم افواج کو حرکت میں نہیں لارہے ہو، اور ابھی تک یہود کو تم سے کسی بھی طرح کا نقصان نہیں پہنچا، نہ تو قریب سے اور نہ دور سے! بلکہ تمہاری مثال ان لوگوں کی ہے جو محض شہداء کی گنتی پر قناعت کرتے ہیں اور انہیں 'مردہ' کہتے ہیں تاکہ یہودیوں کے جذبات مجروح نہ ہوں! اللہ تمہیں غارت کرے تم کہاں بھٹکے جا رہے ہو!

یہود کو اس قدر ڈھٹائی کی ہمت اسلئے ملی کیونکہ اس کے پڑوس کی کوئی ریاست اس کے سامنے کھڑی نہیں ہوئی، یہاں تک کہ ایک ملک بھی نہیں! حتیٰ کہ ایران، جس نے لبنان میں اپنی حزب اللہ پارٹی قائم کی، نے بھی 'اضاحیہ' پر حملے کے بعد اسے تنہا چھوڑ دیا، اور اس کے دفاع اور 'اضاحیہ' کو تباہی سے بچانے کے لیے اپنے طیارے، ڈرون یا میزائل نہیں بھیجے! جہاں تک دوسرے ممالک کا تعلق ہے، جو فلسطین کے اطراف میں ہیں اور وہ جو اطراف میں نہیں، جیسے مصر، سعودی عرب، اردن، عراق، شام، ترکی وغیرہ تو وہ اس پورے بحران کو ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے کہ ان کا اس معاملے سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ وہ دائیں اور بائیں سے اپنی فوجوں کو خوف سے دیکھ رہے ہیں کہ کہیں ان میں سے کوئی حرکت میں نہ آجائے۔ اور اگر لوگ مارچوں یا مظاہروں میں آگے بڑھ کر افواج کو متحرک کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں تو یہ حکمران اس مطالبے کو جرم گردانتے ہیں اور انہیں گرفتار کرتے ہیں! جہاں تک ان ممالک کا تعلق ہے جو قریب نہیں ہیں، تو وہ خوش ہیں کہ وہ قریب نہیں ہیں! ﴿الَّا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ﴾ "دیکھو تو، یہ کتنے برے فیصلے کرتے ہیں!" (سورۃ النحل: 16:59)۔

اے مسلمانو!

یہود جنگجو قوم نہیں۔ اللہ القوی العزیز کا فرمان ہے: ﴿لَنْ يَصُرُّوكُمْ اِلَّا اَدَىٰ وَاِنْ يُقَاتِلُوْكُمْ يُؤَلُّوْكُمْ اِلْدَبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ﴾ "یہ تمہیں معمولی ستانے کے علاوہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے پھر ان کی مدد نہیں کی جائے گی" (سورۃ آل عمران : 3:111)۔ یہ قوم اللہ کی رسی یا لوگوں کی رسی کے بغیر کھڑی نہیں ہو سکتی: ﴿صُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذَّلَّةُ اَيْنَ مَا تُقَفُّوْا اِلَّا بِحَبْلِ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلِ مِّنَ النَّاسِ﴾ "ان پر ہر جگہ ذلت مسلط کر دی گئی ہے سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی یا لوگوں کی پناہ میں ہوں" (سورۃ آل عمران، 3:112)۔ اللہ کے ساتھ ان کی رسی (پناہ) اس وقت سے کٹ چکی ہے جب انہوں نے اپنے انبیاء کی نافرمانی کی اور اب انکے پاس لوگوں کی رسی (پناہ) کے سوا کچھ نہیں بچا۔ جب یہودی وجود قائم ہوا، تو برطانیہ اور اس کے ایجنٹ اُس کی رسی تھے اور اب امریکہ اور مسلم ممالک کے حکمرانوں میں اس کے ایجنٹ اُس کی نئی رسیاں ہیں۔ استعماری کفار کے حکم کے مطابق افواج کو یہودیوں سے لڑنے سے روکنے میں سب سے زیادہ

اثر و رسوخ ان ایجنٹ حکمرانوں کا ہے۔ اس طرح اس رسی کو یہودیوں کی حمایت اور انکے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے ڈھیل مل رہی ہے۔ یہ رسی صرف اس جنگ سے کاٹی جاسکتی ہے جس کی قیادت ایک دیانتدار اور مخلص رہنما کرے، جو یہود کے ساتھ ساتھ ان کے پیچھے والوں کو بھی تتر بتر کر دے گا اور رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کو پورا کرے گا، جسے مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے کہ نافع نے ابن عمر سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَتُقَاتِلَنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلَنَّهَمْ..» تم ضرور یہودیوں سے جنگ کرو گے اور ضرور انہیں قتل کرو گے" (صحیح مسلم)

اے مسلمان ممالک کی افواج!

کیا تم میں کوئی صالح جوان مرد نہیں کہ وہ افواج کی قیادت کرے؟ خاص طور پر کنانہ کی سرزمین سے، شام سے اور (سلطان محمد) فاتح کی سرزمین سے، تاکہ باقی افواج اللہ کی تکبیر بلند کرتے ہوئے اس کی پیروی کریں، اور امت، اللہ کی مدد کے ساتھ، ان کے پیچھے پیچھے تکبیر بلند کرے ﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالدِّينَ أَمْنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾ "بے شک ضرور ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی مدد کریں گے، دنیا کی زندگی میں بھی اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے۔" (سورۃ غافر، 40:51)۔ بس بہت ہو چکا ہے افواج، کسی عذر پیش کرنے والے کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہا اور کسی حجت پیش کرنے والے کے پاس کوئی حجت باقی نہیں رہی، یہ کافی نہیں ہے کہ تم اپنے دشمنوں پر غصے میں دانت پیستے رہو اور کچھ نہ کرو، لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ العزیز الحکیم نے فرمایا ہے: ﴿قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ﴾ "ان سے لڑو، اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر فتح دے گا اور مومنوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے گا۔" (سورۃ التوبہ، 9:14)۔ اے سپاہیو، اپنے بھائیوں کا ساتھ دینے کے لیے آگے بڑھو، اور اللہ (کے دین) کی مدد کرو تاکہ وہ تمہاری مدد کرے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (7) وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعَسَا لَهُمْ وَ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ (8) ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَخْبَطَ أَعْمَالَهُمْ (9)﴾

"اے ایمان والو! اگر تم اللہ کا ساتھ دو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو مضبوط جمدے گا۔ اور جنہوں نے کفر کیا تو ان کیلئے تباہی ہے، اللہ ان کے اعمال اکارت کر دے گا۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی نازل کردہ چیز سے نفرت کی اس لیے ان کے اعمال برباد ہو گئے" (سورۃ محمد، آیت 7-9)۔

حزب التحریر

26 ربیع الاول 1446 ہجری

2024/9/29 عیسوی